احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

ہفتہ 12- فروری 2000ء - 5 ذی قعدہ 1420 ہجری - 12- تبلیغ 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 35

عبادت اور احسان

حضرت ابو ھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبریل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ احسان کیا ہے تو آپؐ نے فرمایا تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اگر یہ نہ ہو تو یہ خیال کر کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب سوال جبریل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے اور اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہئے۔ چاہئے کہ اخلاص ہو۔ احسان ہو اور اس کی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک رب اور حقیقی کارساز ہے۔

عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تاکہ تزکیۂ نفس ہو جاوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے اور یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے۔ اور یہ سارا سورہ فاتحہ میں ہی آجاتا ہے۔ دیکھو ایاک نعبد و ایاک نستعین (الفاتحہ: 5) میں اپنی کمزوریوں کا اظہار کیا گیا ہے اور امداد کے لئے خدا تعالیٰ سے ہی درخواست کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ سے مدد اور نصرت طلب کی گئی ہے اور پھر اس کے بعد نبیوں اور رسولوں کی راہ پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے اور ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے جو نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ سے اس دنیا پر ظاہر ہوئے ہیں اور جو انہیں کی اتباع اور انہیں کے طریقہ پر چلنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا مانگی گئی ہے کہ ان لوگوں کی راہوں سے بچا جنہوں نے تیرے رسولوں اور نبیوں کا انکار کیا اور شوخی اور شرارت سے کام لیا اور اسی جہان میں ہی ان پر غضب نازل ہوا یا جنہوں نے دنیا کو ہی اپنا اصلی مقصود سمجھ لیا اور راہ راست کو چھوڑ دیا اور اصلی مقصد نماز کا تو دعا ہی ہے اور اس غرض سے دعا کرنی چاہئے کہ اخلاص پیدا ہو اور خدا تعالیٰ سے کامل محبت ہو اور معصیت سے جو بہت بری بلا ہے اور نامۂ اعمال کو سیاہ کرتی ہے طبعی نفرت ہو اور تزکیۂ نفس اور روح القدس کی تائید ہو۔ دنیا کی سب چیزوں جاہ و جلال، مال و دولت، عزت و عظمت سے خدا مقدم ہو اور وہی سب سے عزیز اور پیارا ہو اور اس کے سوائے جو شخص دوسرے قصے کہانیوں کے پیچھے لگا ہوا ہے جن کا کتاب اللہ میں ذکر تک نہیں وہ گرا ہوا ہے اور محض جھوٹا ہے۔ نماز اصل میں ایک دعا ہے جو سکھائے ہوئے طریقہ سے مانگی جاتی ہے۔ یعنی کبھی کھڑے ہونا پڑتا ہے۔ کبھی جھکنا اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے اور جو اصلیت کو نہیں سمجھتا وہ پوست پر ہاتھ مارتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 335)

نماز جنازہ

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نماز جنازہ مورخہ 8- فروری 2000ء بروز منگل قبل از نماز ظہر بیت فضل لندن میں پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر محترمہ سلیمہ اختر میر صاحبہ بیگم میر ضیاء اللہ صاحب مرحوم (موصیہ تھیں)

نماز جنازہ غائب 1- مکرمہ آپا طیبہ صدیقہ صاحبہ بیگم نواب مسعود احمد خان صاحب۔ مرحومہ مکرم نواب مودود احمد خان صاحب امیر جماعت کراچی اور مکرم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ربوہ کی والدہ تھیں۔

2- مکرمہ رسول بی بی صاحبہ والدہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب صدر قضاء بورڈ ربوہ۔

3- مکرم مبارک احمد خالد صاحب مینجر رسالہ خالد و تشحیذ ربوہ۔

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نماز جنازہ مورخہ 16- نومبر 1999ء بروز منگل بیت فضل لندن میں پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ سارہ رحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحمٰن بٹ صاحب لندن

نماز جنازہ غائب

مکرم ملک سعید احمد صاحب ابن مکرم مولا بخش صاحب امریکہ۔

مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ہومیو ڈاکٹر۔ ربوہ

○ شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 95

ایک بزرگ عالم دین کی شہادت حق

اخبار "بدر" 27 مئی 1906ء ص 8 پر مکہ معظمہ کے ایک عالم دین اور بزرگ السید احمد رشید نواب کی 4 ربیع الاول 1324ھ کی ایک ایمان افروز تحریر شائع ہوئی جس کا ابتدائی حصہ نہایت پر کیف ہے ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں۔

"ہندوستان میں آنے کا اتفاق ہوا۔ تو میں نے یہ سنا کہ ایک شخص مرزا غلام احمد صاحب قادیان میں ہیں جنہوں نے دعوے مسیحیت و مہدویت کیا ہے تو یہ بات کچھ ایسی بھیانک اور غیر مانوس معلوم ہوتی تھی۔ کہ اندازہ سے باہر اور خاص کر مخالفین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہوا۔ مگر (۔) حق کی روشنی مجھ پر ظاہر ہوئی۔ جب میں پنجاب میں پہنچا تو قریب تین ماہ کے امرت سر رہنے کا اتفاق ہوا۔ وہاں بھی حضرت اقدس کے مخالفین ہی سے زیادہ تر ملنے کا اتفاق رہا۔ جن سے بجز مخالفت کے دوسری بات ہی نہیں سنتا تھا۔ الغرض ایسی حالت میں یکایک جماعت احمدیہ میں سے دو ایک شخصوں سے حیات و وفات مسیح کے متعلق کچھ نیم گفتگو سی ہو کر رہ گئی۔ بحث ناتمام رہی۔ دوسرے روز پر ملتوی ہوئی۔ دوسرے روز بھی کسی وجہ سے ملتوی ہو گئی۔ شب کو میں نے حضرت اقدس کو خواب میں دیکھا اور جن لوگوں سے مباحثہ ٹھہرا تھا۔ بلا تامل یہ کہہ دیا کہ اس کا فیصلہ خاص دن میں جا کر جناب مرزا صاحب سے ہی ہوگا۔ جیسے میرے دل میں اس جوش کے ساتھ یہ ارادہ ہوا۔ کہ جس قدر جلدی ہو سکے قادیان پہنچوں یہاں تک کہ میں قادیان پہنچا۔ راہ میں بلکہ پہنچ کر بھی بہت سی باتیں میرے دل میں تھیں مگر پہنچتے ہی وہ باتیں خود بخود دل سے نکلنی شروع ہو گئیں۔ میں اس کو بجز کرامت یا اعجاز کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ قادیان دارالامان میں پہنچ کر دوسرے روز حضرت اقدس (روحی فداہ) کی قدم بوسی سے مشرف ہوا۔ جو کیفیت مجھ کو حاصل ہوئی۔ اس کو میں ان لفظوں میں ادا کرتا ہوں۔

دوسری بار جو حضرت اقدس سے نیاز حاصل ہوا تو مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے بیعت کر ہی لی۔

اس کے بعد میں موافق عادت کے دوپہر کو سو گیا۔ تو دیکھتا کیا ہوں کہ آپ فرماتے ہیں۔ ہماری رائے تجھ کو ابھی بیعت کرنے کی نہیں تھی ہم چاہتے تھے کہ اپنے شکوک پورے طور پر رفع کر لیتا۔ تو بہتر تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے دل میں ایسے شکوک ہی نہیں رہے جن کے ازالہ کی ضرورت ہو دوسرے روز میں نے یہ خواب آپ سے عرض کیا۔ کہا کہ واقعی ہمارے دل میں یہی بات تھی کہ جو تو نے دیکھی۔ اس کے بعد آپ نے مہتمم کتب خانہ کو حکم فرمایا کہ جو تصنیف میں مانگوں مجھ کو دی جائے۔ چنانچہ آٹھ دس تصنیف میں نے لیں ازاں جملہ حمامتہ البشریٰ جس کو میرے ساتھ خاص تعلق ہے اس کی تعریف سے تو میری زبان قاصر ہے صرف اتنا کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ فقط ایک یہ کتاب تمام جہان کے لئے کافی ہے۔ اور واقعی یہ تقریر اور یہ تحریر خارق عادت سوائے معجزہ کے اور کیا ہو سکتی ہے۔"

☆......☆......☆......☆

بیری کی دلچسپ مثال

حضرت اقدس کے ہمعصروں میں پنڈت جے کشن صاحب قادیان کے ایک معزز شریف اور معمر ہندو دوست بھی تھے جنہوں نے ایک دفعہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مدیر و بانی الحکم کو بتایا کہ پنڈت لچھمن داس نے ایک بار حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ فلاں فلاں لوگ ایک طرف آپ سے فوائد اٹھاتے ہیں مگر دوسری طرف بازار میں جا کر برا بھلا کہتے ہیں حضرت نے جواباً فرمایا:۔

"پنڈت صاحب ہماری مثال تو بیری کی سی ہے

کہ لوگ آتے ہیں اسے ڈھیلے بھی مارتے ہیں اور بیر بھی لے جاتے ہیں"

(الحکم 21-28 مئی 1934ء صفحہ 29)

حد درجہ کی چشم پوشی

○ حضرت منشی ظفر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

"۔ مجھے پان کھانے کی عادت تھی۔ میں ایک دفعہ سیر کو حضور کے ساتھ گیا۔ آپ نے بھی ازراہ نوازش پان طلب کیا۔ پان میں زردہ تھا۔ اس سے حضور کو تکلیف اور دور جا کر تے کی۔ میں سخت شرمندہ ہوا۔ اور میں نے قلبی تکلیف محسوس کی۔ آپ نے میری تکلیف کو دور کرنے کے لئے فرمایا آپ کے پان نے تو دوا کا کام دیا۔ طبیعت ہلکی ہو گئی۔

اللہ اللہ یہ اخلاق اور یہ چشم پوشی۔ بجائے عتاب کے میرے غم کو دور کرنے کی فکر میں لگ گئے۔"

(الحکم 26- مئی 35ء)

جلالی آنکھ سے عالم محویت

حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ سابق ہیرالعل صاحب کے قلم سے بیعت کا عجیب واقعہ:۔ فرماتے ہیں:۔

"1900ء کے سالانہ جلسہ کے موقع پر بیت اقصیٰ کے درمیانی دروازے میں بروز جمعہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ بیعت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت مسیح موعود نے ایک جلالی آنکھ سے میری طرف دیکھا اور قریباً ایک گھنٹہ میری محویت کی حالت رہی اور بے اختیار میری زبان پر...... اللہ تیرا احسان ہے جاری رہا"

(الحکم 7- دسمبر 1934ء صفحہ 13)

غزل

اتنی مجبوریاں کے موسم میں
جشن برپا ہے دیدۂ نم میں

منسلک بھی ہیں رشتۂ غم میں
فاصلے بھی ہیں کس قدر ہم میں

آسمان اور زمین کا ہے فرق
درد میں اور درد پیہم میں

ہجر کی شب ہی وصل کی شب ہے
یعنی رمضان ہے محرم میں

ایک ترتیب ہے پس پردہ
پیچ در پیچ زلفِ برہم میں

رنگ و بو اور دلبری کے سوا
پھول کا خون بھی ہے شبنم میں

دم عیسیٰ ہے معجزہ کس کا
کس کی پاکیزگی ہے مریم میں

بھول جاؤں میں راستہ اے کاش
زلفِ جاناں کے پیچ اور خم میں

زخم بھرنے لگے ہیں، یاروں نے
کچھ ملا نہ دیا ہو مرہم میں

ہو گیا کون زندۂ جاوید
خون کس کا ہے ساغرِ جم میں

جس سے پوچھو وہی فرشتہ ہے
کیا کوئی آدمی نہیں ہم میں

میرے مالک کوئی بشارت دے
دل کی تبدیلیوں کے موسم میں

یہ رہِ مستقیم ہے مضطر
دائرہ ہے جو زلف کے خم میں

چوہدری محمد علی

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم راجہ نصر اللہ خان صاحب

تھی اسکی ذات مشعل انوار آگہی

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب : نماز - دعا - عشق رسولؐ

احباب جماعت کے بیان کردہ روح پرور دلنشین واقعات

خلابازوں کے لئے دعا

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ کی دعائیں کسی خاص فرد یا مقصد تک محدود نہیں تھیں بلکہ سارا عالم آپ کی دعاؤں سے مستفید ہوتا تھا۔ ایک دفعہ جب امریکن خلاباز خلا میں گئے تو فرمایا کہ جس دن انہوں نے اترنا تھا اس دن کا سارا دن ان کی بخیریت زمین پر واپسی کے لئے دعا کرتا رہا۔ اور اگرچہ میں اپنے کام میں لگا ہوا تھا۔ لیکن دل کی کیفیت ان کے لئے مجسم دعا تھی اور جب ان کے اترنے کی اطلاع ملی تو دل حمد الٰہی سے بھر گیا۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 78)

اللہ کو جپھی ڈالنا

"فرمایا کرتے تھے لوگ دعا تو کرتے ہیں لیکن دعا کے لئے جو شرائط ہیں ان پر عمل نہیں کرتے اسی لئے قبولیت دعا سے مستفید نہیں ہو پاتے۔ اپنے ایک بزرگ کا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ ان کی دعائیں بہت قبول ہوتی تھیں قبولیت دعا کا راز دریافت کرنے پر ان بزرگ نے فرمایا کہ میں دعا کے لئے اندھیری کوٹھری میں چلا جاتا ہوں اور دروازہ بند کر لیتا ہوں اور اللہ میاں کو جپھی ڈال لیتا ہوں کہ جب تک میری دعا کو قبول نہیں کرو گے میں نہیں چھوڑوں گا۔ حضرت چوہدری صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ دعا تبھی پایہ قبولیت کو پہنچتی ہے۔ جب انسان اپنے اوپر یہی کیفیت طاری کرے اور آستانہ الٰہی سے اس وقت تک چمٹا رہے جب تک قبولیت دعا کا نشان نہ دیکھ لے۔"

"حضرت چوہدری صاحب صحیح معنوں میں ایک عارف باللہ وجود تھے۔ عبادت آپ کی روح کی غذا تھی۔ اعلیٰ ترین سطحوں کے اجتماعات 'میٹنگز' ملاقاتوں میں کبھی آپ نے نماز قضاء نہیں ہونے دی۔ تہجد کی نماز نہ معلوم کتنے سال کی عمر سے شروع کی تھی کہ دیکھنے اور جاننے والوں نے ہمیشہ آپ کو تہجد کا پابند پایا۔ پانچ وقت نماز باجماعت کی پابندی مرتے دم تک قائم رکھی۔ میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ انگلستان میں جب گرمیوں کے موسم میں دن بہت لمبے اور راتیں بہت چھوٹی یعنی محض چند گھنٹوں کی ہوتی ہیں تب بھی آپ نے نماز تہجد اور نماز فجر کی بروقت ادائیگی کا التزام رکھا آپ کا قیام لندن مشن کے ایک فلیٹ میں تھا جو تیسری منزل پر تھا اور اس میں لفٹ بھی نہ تھی آپ ہر نماز کے لئے تشریف لاتے اور باوجود پیرانہ سالی اور کمزوری کے اتنی ساری سیڑھیاں چڑھتے اور اترتے۔ نماز جمعہ کے لئے اول وقت تشریف لے آتے اور ہمیشہ پہلی صف میں تشریف فرما ہوتے۔ ذکر الٰہی اور تسبیح و تحمید کے لئے یوں تو آپ کا ہر لحہ وقف تھا لیکن بطور خاص روزانہ دو میل کی سیر کے دوران درود شریف اور تسبیحات کا ورد فرماتے اس لئے سیر کے دوران کسی کی معیت پسند نہیں فرماتے تھے۔ آپ کی کیفیت صحیح معنوں میں "دست در کار دل بایار" ہوا کرتی تھی۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 78)

شدید بیماری میں التزام نماز

محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کی گواہی نماز کے متعلق:۔

"اپنی ساری بیماری کے دوران جب تک اللہ تعالیٰ نے ہوش میں رکھا تمام کی تمام نمازیں باقاعدگی کے ساتھ بروقت باجماعت ادا کیں۔ بعض اوقات علالت کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب نے رات کو ایک یا دو بجے بھی نیند آور دوا کی بھاری مقدار دی ہوتی تھی لیکن صبح کے وقت بہرصورت جاگ جاتے تھے اور وقت پوچھتے تھے۔ پھر فرمایا کہ وقت ہو گیا ہے۔ نماز پڑھا دو علالت اور دوائی دونوں کبھی نماز کی ادائیگی میں حارج نہ ہو سکیں۔ علالت کی شدت میں بعض مواقع ایسے بھی آئے۔ کہ جب بھی خاکسار نماز پڑھانے لگتا تو ایک شخص کو ہدایت کر دیتا کہ دور سامنے ایک طرف بیٹھ جائے اور متواتر دیکھتا رہے کہ خاکسار کو گمان گزرتا تھا کہ طبیعت اس قدر ناساز ہے کہ نماز کے دوران ہی کچھ ہو نہ جائے اور خاکسار کو نماز پڑھانے کی وجہ سے معلوم نہ ہو۔ لیکن محترم ابا جی ایسی حالت میں بھی نماز بیٹھ کر اور باجماعت ادا کرتے رہے۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 143)

"چوبیس جولائی 1985ء سے شروع ہونے والی علالت ایسی شدید صورت اختیار کر گئی کہ چند روز بعد تمام وسائل ناکارہ ہو گئے اور ہر کوشش ناکام ہو گئی ان چند دنوں میں سب اہل خانہ کی ایسی حالت تھی کہ اس کا بیان الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔ امتہ الحی ایک عرض بصورت دعا بار بار کرتی تھیں کہ ابا مجھ سے بات کریں۔ اور بہت دعا کرتی تھیں۔ آخر ایک دن تمام سہارے ہم سب کی نگاہ میں ٹوٹ گئے۔ اور تمام نے باری باری ماتھے کو چوما اور اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دیا۔ انسانی اور طبی اندازہ تھا کہ چند لمحوں سے زیادہ وقت نہیں ہے۔ خاکسار نے سورہ یٰسین کی تلاوت شروع کی اور تمام بچوں نے اور امتہ الحی نے قرآن مجید کھول کر تلاوت شروع کر دی..... ہم نے وہ ساری رات اس طرح گزاری کہ نگاہ بھی ہٹانا مشکل تھا کہ شاید کب وقت آجائے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے مزید وقت عطا فرمایا اور بیٹی کی اس تڑپ کو قبول فرمایا کہ ابا مجھ سے بات کریں ابا مجھ سے بات کریں۔ دوسری صبح ڈاکٹر صاحب نے معائنہ کے بعد کہا کہ حالت کل رات کی نسبت قدرے بہتر ہے۔ اس سے اگلے روز صبح کے وقت خاکسار نے السلام علیکم کہا تو جواب دیا وعلیکم السلام خاکسار نے کہا الحمد للہ نماز کے وقت کا دریافت کیا۔ حضرت اقدس کے پورے احترام کے نام سے دریافت کیا کہ کہاں ہیں خاکسار نے عرض کیا لندن میں۔ فرمایا ہم کہاں ہیں خاکسار نے عرض کیا لاہور میں۔ حضور سے ملاقات کی اس قدر شدید خواہش تھی کہ اگر صحت ذرا بھی اجازت دیتی تو یقیناً سفر اختیار کرتے۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 143)

دوسو سے زائد افراد کے لئے روزانہ دعا

محترم چوہدری حمید نصر اللہ کا ایک اور دل پذیر بیان :۔

"آپ انتہائی دعاگو شخص تھے اور بڑے تواتر کے ساتھ دعا کرنے والے تھے۔ ہر ایک شخص کا نام لے کر اس کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر دعا کرتے تھے۔ خاکسار کے ایک دفعہ پوچھنے پر بتلایا کہ ایسے اشخاص کے نام دوسو سے تجاوز کرتے ہیں جن کے لئے میں روزانہ بلاناغہ ان کے نام لے کر ان کے مقصد کے لئے دعا کرتا ہوں۔ دیگر احباب کے لئے اس کے علاوہ۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 144)

محترم ڈاکٹر عبدالرشید تبسم صاحب کی حضرت چوہدری صاحب سے ایک گفتگو۔ اور حضرت چوہدری صاحب کا عاجزانہ وعارفانہ جواب :۔

"ایک دفعہ میں نے حضرت چوہدری صاحب سے گزارش کی..... شریعت کے میدان میں آپ نے جو ورزش فرمائی اس سے آپ کا باطن بھی سراسر نور بن چکا ہوگا۔ اس سے جزا سزا کے معاملے میں آپ انتہائی خود اعتمادی اور نفس مطمئنہ حاصل کر چکے ہوں گے۔ دور حاضر میں آپ دنیوی اعتبار سے افضل تر انسان ہیں۔ اور دین کے معاملہ میں بھی آپ ایک نہایت ممتاز شخصیت ہیں آپ کتنے خوش قسمت انسان ہیں۔ اس پر حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا آپ نے میرے متعلق جو کہا ہے میں اس پر تبصرہ نہیں کرتا۔ میرا حال یہ ہے کہ ایک شعر نے جو کتاب "حقیقت یا فریب" (ص 41) میں آپ نے استعمال کیا ہے مجھے تین راتیں بہت بری طرح رلایا اور تڑپایا۔ میں بری طرح تڑپا۔ شکر ہے اس وقت میرے قریب کوئی دوسرا شخص نہیں ہوتا تھا۔ وہ شعر تھا۔

ہجر کی رات جاگنے والو
کیا کرو گے اگر سحر نہ ہوئی

اصل بات اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے۔ آپ نے جو کچھ میرے متعلق کہا ہے اگر کسی انسان میں اس سے سوگنا زیادہ صفات بھی ہوں مگر اللہ تعالیٰ اس کو منہ لگانا پسند نہ فرمائے تو وہ کیا کر سکتا ہے۔ وہ ہستی ہے جسے کوئی لفظ کہنے کی بھی ضرورت نہیں وہ ایسا کرنے کا صرف ارادہ کر لے تو پوری کائنات آنکھ جھپکنے میں نیست و نابود ہو سکتی ہے اس کے سامنے انسان کی حیثیت ریت کے ایک چھوٹے ذرے کے برابر بھی نہیں۔ پس اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے ریت کے چھوٹے سے چھوٹے ذرے سے بھی حقیر سمجھو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر اسے یقین دلاؤ کہ تم کچھ نہیں ہو بالکل کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے زمین پر بچھ جاؤ اس کے حضور میں اپنی ناک اتنی رگڑو کہ صرف تمہارا شعور باقی رہ جائے۔ جو تمہیں بتائے کہ تم بالکل مٹ چکے ہو۔ تم کو میری یہی نصیحت ہے۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 165'164)

چوہدری ظفر اللہ کو دعا کے لئے کہو

محترم شیخ عبدالقادر صاحب محقق کا ذاتی تجربہ۔

"یہ خاکسار حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو بچپن سے ایک دعاگو بزرگ کے طور پر جانتا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ میری عمر چودہ پندرہ سال کی تھی اور میں اکثر بیمار رہتا تھا اس لئے تعلیم کا سلسلہ بھی جاری نہ رکھ سکتا تھا۔ میرے والد محترم شیخ عبدالرب صاحب نے جو ہندوؤں سے احمدی ہوئے تھے مجھے علاج کے لئے لاہور بھجوایا۔ یہاں حکیم احمد دین صاحب طب جدید والے میرا علاج کیا کرتے تھے۔ اس دوران میرے بہنوئی محترم مولانا نذیر احمد صاحب علی جو مغربی افریقہ سے واپس آئے تھے اور ایک رات میرے پاس فروکش ہوئے انہوں نے مجھے بڑے پیار سے نصیحت کی کہ عبدالقادر اب تم چودہ پندرہ سال کے ہو گئے ہو تم نمازیں تو ادا کرتے ہو۔ تہجد بھی پڑھا کرو۔ میں نے عرض کیا میرے لئے دعا کریں اور مجھے آج تہجد کے لئے جگا دیں۔ میں انشاء اللہ آج رات سے تہجد شروع کر دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے تہجد کے وقت مجھے جگا دیا۔ ہم دونوں نے ایک ہی مصلے پر نماز تہجد ادا کی۔ تہجد کے بعد میں سو گیا۔ میں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص مجھے کہہ رہا ہے کہ چوہدری ظفراللہ کو دعا کے لئے کہو۔ محترم چوہدری صاحب کا جواب میرے والد کے نام آیا۔ اس میں مجھے ابھی تک یاد ہے آپ نے بڑی منکسرالمزاجی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

من آنم کہ من دانم

میں خوب جانتا ہوں کہ میں کیا ہوں لیکن چونکہ عزیز نے خواب دیکھا ہے اس لئے میں انشاء اللہ اس کے لئے دعا کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت چوہدری صاحب کی دعاؤں کو قبولیت بخشی اور میں اس طویل بیماری سے صحت یاب ہو گیا جس نے کئی برسوں سے مجھے اور میرے گھر والوں کو پریشان رکھا ہوا تھا۔ حضرت چوہدری صاحب ان دنوں ہندوستان کی انگریز حکومت میں مرکزی وزیر برائے ریلوے تھے۔"

(انصاراللہ نومبر1985ء ص167)

ایک گواہی اور

پاکستان کے مشہور ادیب' نقاد اور مورخ رئیس احمد جعفری لکھتے ہیں۔

"چوہدری صاحب اس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جسے عام طور پر گمراہ بلکہ کافر کہا جاتا ہے لیکن یہ "گمراہ" اور "کافر" شخص بغیر شرمائے ہوئے داڑھی رکھتا ہے اور اقوام متحدہ کے جلسوں میں علی الاعلان نماز پڑھتا ہے۔ جھمپیر کا قیامت خیز ریلوے حادثہ جب رونما ہوا تو یہ شخص اپنے سیلون میں فجر کی نماز پڑھ رہا تھا۔"

(خالد دسمبر1985ء جنوری1986ء ص13)

2۔ حبیبؐ خدا اور دین خدا سے دلی محبت و عقیدت

(الف) ڈاکٹر عبدالسلام صاحب بیان کرتے ہیں۔

"چوہدری صاحب کو آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات سے جو عشق تھا اس کا ایک مثالی واقعہ میں سنائے دیتا ہوں۔ ایک مرتبہ ان کو کمر درد کی شکایت ہو گئی اور وہ وانڈزورتھ کے ہسپتال میں صاحب فراش ہونے پر مجبور ہو گئے۔ میں ان سے ملنے کے لئے ہسپتال گیا اور اپنے ساتھ امام ترمذی کی لکھی ہوئی کتاب "شمائل ترمذی" لے گیا۔ جس میں آنحضور ﷺ کی روزمرہ کی زندگی' خدوخال' لباس' روزانہ کی مصروفیات اور حضور کی عائلی اور پبلک زندگی کے حالات درج ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر اللہ کو منظور ہوا تو میں کسی وقت اس کتاب کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ میں نے وہ کتاب ان کے پاس چھوڑ دی اور ٹریسٹے چلا گیا۔ قریباً دو ماہ گزرنے کے بعد میں واپس انگلستان آیا اور چوہدری صاحب سے ملنے کے لئے ان کی رہائش گاہ گیا تو انہوں نے شمائل ترمذی کے انگریزی ترجمہ کی ایک مطبوعہ جلد مجھے پیش کی۔ یہ ترجمہ دو ماہ کے قلیل عرصہ میں مکمل ہو کر طبع بھی ہو گیا اور ازراہ نوازش اس کا انتساب میرے نام کے ساتھ کیا گیا۔ جس تیز رفتاری سے چوہدری صاحب نے یہ کام سرانجام دیا اس پر مجھے حیرت ہوئی۔ میں نے نہایت درجہ نرمی سے کسی قدر احتجاج کے لہجہ میں کہا کہ میں خود اس کتاب کا ترجمہ کرنا چاہتا تھا تاکہ یہ سعادت میری مغفرت کا موجب بن سکے۔ اس پر انہوں نے کہا شاید مستقبل قریب میں تمہیں اس کام کے لئے وقت نہ ملتا۔ اس لئے میں نے خیال کیا کہ جب تک میں ہسپتال میں رہنے پر مجبور ہوں میرے وقت کا بہترین مصرف یہی ہو سکتا ہے کہ میں اس کتاب کا ترجمہ کر ڈالوں۔"

(خالد دسمبر1985ء جنوری1986ء ص58'57)

"ان کے دل میں دین محمد ﷺ کے لئے محبت کا اتنا شدید جذبہ موجزن تھا اور وہ اس کے ناموس کے لئے اس قدر غیرت رکھتے تھے کہ کوئی شخص ان کی محفل سے اسی جذبہ سے سرشار ہوئے بغیر نہیں اٹھ سکتا تھا۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی کے آخری سال قرآن کریم' احادیث کی بیس جلدوں اور بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کے تراجم کرنے میں صرف کر دیئے اور اس طرح یکہ و تنہا انگریزی زبان میں قرآنی علوم کی ایک لائبریری تیار کر ڈالی۔ یہ سب جیسا کہ وہ خود کہتے ہیں اس لئے ممکن ہوا کہ درجہ بدرجہ ماہ و سال کے گزرنے کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی کا شعور محض ایمانی کیفیت کی بجائے ایک تجرباتی حقیقت کے طور پر پختہ سے پختہ تر ہوتا چلا گیا۔"

(خالد دسمبر1985ء ص59)

(ب) مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق بیان کرتے ہیں۔

"آنحضرت ﷺ سے آپ کو بے حد عشق تھا۔ ہزاروں حدیثیں ازبریاد تھیں۔ آپ نے شمائل ترمذی کا انگریزی ترجمہ کیا جو ہم نے لندن مشن سے Prophet At Home کے نام سے شائع کیا۔ آپ نے قریباً دو ہزار احادیث کا ترجمہ بھی کیا جو لندن مشن سے

The Wisdom of the Prophet

کے نام سے شائع ہوا۔ آنحضرت ﷺ کی سوانح پر آپ نے انگریزی میں

"Seal of the Prophets"

کے نام سے ایک معرکہ آراء کتاب لکھی جو انگلستان کے ایک مشہور اشاعتی ادارہ نے شائع کی۔ یہ کتاب بھی بیحد مقبول ہوئی۔"

(دسمبر1985ء ص88)

(ج) مکرم لئیق احمد طاہر بیان کرتے ہیں۔

"لندن مشن کی پرانی عمارت 63 میلروز روڈ کے ایک کمرہ میں پندرہ بیس دوست بیٹھے تھے۔ قاری عبدالباسط مصری کی تلاوت کی کیسٹ لگی ہوئی تھی۔ سبھی اس سے لطف اندوز ہو کر تبصرہ بھی کر رہے تھے۔ اتنے میں حضرت چوہدری صاحب تشریف لائے ایک منٹ کے لئے دروازہ میں کھڑے تلاوت اور مبصرین کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا "یا تو تلاوت سنئے یا باتیں کیجئے۔ دونوں کام ایک ساتھ مناسب نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے کہ جب قرآن کریم پڑھا جائے تو خاموشی سے سنیں۔"

(خالد دسمبر1985ء ص153)

(د) ڈاکٹر عبدالرشید صاحب تبسم بیان کرتے ہیں۔

"1941-1942ء کی بات ہے دہلی میں شدید ہندو مسلم فساد ہوا جس میں ڈیوٹی پر متعین ایک سکھ سب انسپکٹر پولیس بلوے میں مارا گیا۔ یہ تو کبھی معلوم نہ ہو سکا کہ وہ دراصل کس کے ہاتھوں ہلاک ہوا لیکن کارروائی پوری کر کے ہندوؤں اور سکھوں کو مطمئن کرنے کی خاطر چار غریب قصابوں کو ان کے گھر سے گرفتار کر لیا گیا۔ ان پر مقدمہ چلا اور وہ سیشن کے سپرد کر دیئے گئے تاکہ ہندو اور سکھ اپنا بدلہ ہر حالت میں چکا سکیں۔ ایک سکھ نواب سنگھ سیشن جج کو لاہور سے تبدیل کر کے دہلی میں متعین کر دیا گیا۔ اس مقدمے کی دھوم سارے ہندوستان میں تھی۔ اس بہانے کہ ہندو سکھ مظلوم ہیں انگریزی حکومت اعلانیہ ان کا ساتھ دے رہی تھی۔ دہلی کے مسلمانوں نے اس مقدمے کی پیروی کے لئے اس وقت کے فوجداری مقدمات میں کامیاب ترین مسلمان بیرسٹر عبدالعزیز کو لاہور سے پیروی کے لئے مقرر کیا۔ میاں صاحب اہل حدیث تھے۔ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب سے ان کی گہری دوستی تھی۔ مجھے انہوں نے ازراہ شفقت اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ اور قیام پاکستان میں ان کا بڑا حصہ تھا۔ دہلی پولیس کی طرف سے مقدمے کی پیروی ایک مسلمان ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے سپرد تھی۔ جس کے متعلق دہلی کے ہر مسلمان کی زبان پر تھا کہ وہ انگریزوں سے بھی بڑھ چڑھ کر ہندوؤں اور سکھوں کی طرفداری کر رہا ہے۔ حضور سرور کائنات ﷺ کی توہین کے معاملے میں بھی اس نے مخالفین کا ساتھ دیا۔ ان دنوں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی ممبری سے فارغ ہوئے تھے اور ان کو چین میں سفیر بنایا گیا تھا۔ جب وہ چین جانے کے لئے دہلی ریلوے سٹیشن پر پہنچے تو انہیں الوداع کہنے کے لئے بڑی بڑی شخصیتوں کا ہجوم پلیٹ فارم پر تھا۔ اس دن سیشن جج کی عدالت میں مقدمے کی سماعت ہو رہی تھی جسے سننا چھوڑ کر میں بھی ریلوے سٹیشن پر پہنچ گیا۔ حضرت چوہدری صاحب حاضرین میں سے ہر ایک پر توجہ دے رہے تھے...... اتنے میں وہ مسلمان ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی آگیا۔ غالباً اس وقت وہاں وہ اپنی ڈیوٹی پر آیا تھا۔ بڑا کڑیل تن و توش سر پر بڑے بلند طرہ والی نسواری پگڑی عمر 35 سال کے قریب' بہت بارعب آدمی تھا۔ ڈی ایس پی نے حضرت چوہدری صاحب کے سامنے آکر کاشن کے مطابق زمین پر زور سے پاؤں مارا جس سے آواز بلند ہوئی اور حضرت چوہدری صاحب کو سلیوٹ کیا۔ حضرت چوہدری صاحب نے اس کے سلیوٹ کی کوئی پرواہ نہ کی اور اپنے مخاطبوں سے بات کرتے رہے۔ ڈی ایس پی نے یہ سمجھ کر کہ حضرت چوہدری صاحب نے غالباً دیکھا نہیں زاویہ بدل کر اور زیادہ قریب ہو کر سلیوٹ کیا۔ انہوں نے پھر بھی سلیوٹ کی پرواہ نہ کی۔ اب اس نے پھر زاویہ بدلا اور تیسری دفعہ بالکل سامنے کھڑے ہو کر پورے زور سے زمین پر پاؤں مارا اور سلیوٹ کیا۔ حضرت چوہدری صاحب نے اس پر بھی توجہ نہ کی۔ اس پر وہ شرمندہ ہو کر ایک طرف ہو گیا۔ اب ایک بڑی شخصیت نے چوہدری صاحب سے کہا کہ ڈی ایس پی نے آپ کو تین مرتبہ سلیوٹ کیا ہے۔ شاید آپ نے دیکھا نہیں۔ حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا "میرے آقا کی توہین میں یہ حصہ لیتا ہے اور مجھے سلام کرتا ہے اسے شرم آنی چاہئے" حضرت چوہدری صاحب حضور سرور کائنات کو "میرے آقا" کہا کرتے تھے۔"

(خالد دسمبر1985ء ص172'171)

نئے آنے والوں کی تربیت کے لئے اس طرح دعا کریں جیسے اپنی اولاد کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں

"جب مصیبت پڑ جائے اور آپ دوڑے دوڑے جاتے ہیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ مصیبت مجبور کر کے گھیر کے خدا کے پاس لے گئی ہے اور مصیبت نہ پڑی ہو اور جائیں اور پھر سوچیں کہ یہ مصیبت پڑ بھی سکتی ہے تو یہ درخواست بھی عرض کر دیں کہ اے خدا اس قسم کے مصیبتوں سے ہمیں بچا تو وہ دعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں۔ اسی لئے اولاد کے حق میں وہ دعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں جو ان کے پیدا ہونے سے پہلے کی جاتی ہیں اور تعلق باللہ کی خاطر محض اس لئے مانگی جاتی ہیں کہ میرے بچے تیرے رہیں کسی اور کے نہ بن جائیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کو نہیں بھلاتے اور ان کی اولادیں پھر بھلائی نہیں جاتیں نہ بندوں کی طرف سے بھلائی جاتی ہیں نہ خدا کی طرف سے بھلائی جاتی ہیں۔

پھر جب بچپن میں آپ ایسے اثرات دیکھتے ہیں تو وہ وقت ہے تشویش کا اور اگر پیدائش سے پہلے دعائیں نہ بھی مانگی گئی ہوں تو بیماری کے آغاز ہی میں انسان حساس ہو جائے اور احساس کی وجہ یہ ہو کہ اللہ سے تعلق کے معاملے میں بچے دور ہو رہے ہیں وہ تعلق کمزور پڑ رہا ہے تو یہ بھی بے لوث دعاؤں کے دائرے میں آئے گا کیونکہ درحقیقت آپ کی محبت جو بچوں کے لئے ہے اور آپ کی محبت جو اللہ کے لئے یہ دونوں ہم آہنگ ہو جاتی ہیں اور ایسے موقع پر ان بچوں کے حق میں آپ کی دعائیں زیادہ اثر دکھائیں گی۔ تو اپنی اولاد کو بچپن ہی سے یاد رکھیں اور یہ تبھی ممکن ہے کہ آپ بچپن ہی سے اللہ کو یاد رکھیں یا اپنی زندگی میں خدا کو یاد رکھیں تو آپ کی اولاد پر بھی وہ یاد اثرانداز ہو گی اور آپ کو اچھی تربیت کی توفیق ملے گی اور پھر آپ کے مرنے کے بعد بھی یہ دعائیں کام آئیں گی۔ وہ دعائیں وہ نہ نظر آنے والے رسے بن جائیں گے جو آئندہ آپ کی اولاد کو پھر ان کی اولاد کو پھر ان کی اولاد کو ہمیشہ سنبھالتے چلے جائیں گے۔"

(خطبہ جمعہ 20 جنوری 95ء الفضل انٹرنیشنل 10

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعیم طاہر سون صاحب

جنگ اور امن-ٹالسٹائے کا ایک عظیم ناول

"جنگ اور امن" ایک ناول ہے 'طویل ترین ناول لیکن یہ ناول قصے کی حد سے گزر کر قومی زندگی کی ایک تصویر بن گیا ہے اور تصویر بھی ایسی جو قومی معاشرت اور حالات کے چوکھٹے میں نہیں سماتی بلکہ تاریخ اور بڑی تحریکوں کے وسیع پس منظر میں ہی ٹھیک دیکھی جاسکتی ہے۔ ناول کے مصنف ٹالسٹائے نے توجہ صرف روسی زندگی پر کی ہے۔ لیکن انسانی طبیعت کی وہ خصوصیتیں بھی واضح کردی ہیں جو تاریخ کے بہاؤ کو ذرا سا ادھر یا ادھر موڑ کر عام زندگی کو کچھ نہ کچھ بدل دیتی ہیں اور اس طرح وہ فرق جو قومی معاشرت اور عادتیں انسانوں میں پیدا کرتی ہیں مٹا کر ٹالسٹائے نے روسی اور عام یورپی بلکہ انسانی زندگی کے جوڑ ملا دیئے ہیں۔ کمال تو یہ ہے اتنے بڑے پیمانے پر کام کرنے کے لئے ٹالسٹائے نے اپنا قلم موٹا نہیں کیا۔ سیرتوں کے ہجوم میں ہر ایک کو اس دیدہ ریزی اور صفائی سے بنایا ہے گویا وہی ناول کی مرکزی سیرت ہے اور خاندانوں اور افراد کی روزمرہ زندگی کے باریک نقشوں سے قومی زندگی کی ایک جیتی جاگتی کتھا مرتب کی ہے۔

ٹالسٹائے کے عظیم ناول کے تعارف میں جے بی پرسٹلی کا وہ جملہ یاد آتا ہے جو اس نے بیسویں صدی کے عظیم ناول نگار پرپوویس (Jhon cowper Powys) کی آپ بیتی کا تعارف تحریر کرتے وقت لکھا' پرسٹلی نے لکھا تھا۔ اس کی آپ بیتی کے ساتھ میرا تعارف ایسے ہے جیسے نیاگرا آبشار کے سامنے ایک نل۔

ٹالسٹائے نے اپنا ناول "جنگ اور امن" کو جسے روس کی "نیشنل ایپک" قومی رزمیہ کہا جاتا ہے جون 1863ء میں لکھنا شروع کیا تھا۔ World Classic دنیا کے کلاسیکل ناولوں میں سے دنیا کے تین بہترین ناولوں میں سے ایک یہ "جنگ اور امن" ہے۔ اس ناول میں پانچ سو کردار ہیں ان میں سے زیادہ تر کردار ٹالسٹائے نے اپنے حلقہ احباب سے لئے ہیں مثلاً نکولس راسٹوف اور اس کی بیوی کے کردار دراصل اس کے اپنے ماں باپ ہیں۔ سونیا اس کی چچی تانیانہ ہے نتاشا اس کی سالی ہے لہسون اس کا اپنا کردار ہے اس کے علاوہ اس نے حقیقی زندگی کے کردار اور تاریخی کردار بھی اپنے ناول میں شامل کئے ہیں مثلاً کاونٹ استوپ چن گورنر ماسکو' الیکساندر اول زار روس' میخائل الاری اوناوچ کوتوزوف روسی افواج کا کمانڈر انچیف اور نپولین بوناپارٹ شہنشاہ فرانس حقیقی زندگی کے تاریخی کردار ہیں۔

"جنگ اور امن" کا ابتدائیہ 1863ء کی خزاں میں شروع ہوا تھا اور اس کا اختتامیہ 1869ء تک مکمل ہو سکا۔ یہ ناول چھ جلدوں میں شائع ہوا تھا۔ اس کا حصہ اول "رسکی ویستنک" رسالے میں "ایک سال" کے نام سے شائع ہوا۔ یہ دو حصے کتابی صورت میں 1866ء میں چھپے تین حصے 1869ء میں نکلے' چھٹا اور آخری حصہ 1869 کے آخر میں منظر عام پر آیا۔ اس کی تصنیف کو برق رفتار کامیابی حاصل ہوئی۔ تمام روس نے اس کے مصنف کو چوٹی کا فنکار تسلیم کرلیا۔

ناول کا عنوان

ابتداء میں جس وقت یہ ناول قسط وار "دی رشین میسنجر (رسکی ویستنک) میں شائع ہو رہا تھا تو اس کا نام "1805ء" رکھا گیا تھا لیکن جب ناول شاخ در شاخ پھیلتا ہوا آگے بڑھا اور ایک پورے دور پر محیط ہوتا نظر آیا تو وسعت بیان سے نباہ کرنے کی خاطر ناول کے نام میں تبدیلی ناگزیر ہوگئی۔ چنانچہ جب بالآخر وہ کتابی صورت میں سامنے آیا تو پرانا عنوان "1805ء" مسترد کر کے اسے جنگ اور امن کا نام دے دیا گیا۔ اس نئے نام کا حسن یہ ہے کہ روسی زبان میں امن کے لئے جو لفظ Mir استعمال ہوتا ہے اس کے معنے بہت وسیع ہیں امن کے علاوہ اس سے نہ صرف دنیا مراد ہے بلکہ یہ کائنات اور کیمونٹی کا مطلب بھی ادا کرتا ہے جنگ کے لئے روسی زبان میں لفظ Vonia ہے اور بقول جون بیلی روسی میں ان دونوں لفظوں کی یکجائی سے مابعدالطبیعاتی آن بان رکھنے والے وسیع طیف کے جو معانی وجود میں آتے ہیں ان کو جوں کا توں منتقل کرنا محال امر ہے غالباً معانی کی اسی تہہ داری کے پیش نظر ٹالسٹائی کے ذہن میں یہ نام آیا۔

ناول کی زبان

جس زمانے میں "جنگ اور امن" لکھا گیا اس وقت روس کا اعلیٰ طبقہ فرانسیسی زبان بولتا تھا اور اسی پر فخر کرتا تھا یہاں تک بعض لوگ تو روسی زبان کو جانتے تک نہ تھے اور اسے سیکھنا ہتک خیال کرتے تھے لیکن جنگ عظیم دوم میں جب روس کا ٹکراؤ فرانس سے ہوا تب لوگوں میں قومی عصبیت ابھری اور فرانسیسی زبان ترک کر کے لوگوں نے روسی زبان اپنانی شروع کی۔ ناول میں بڑی کثرت سے اعلیٰ فرانسیسی زبان کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

روسی تقویم

مغربی یورپ میں (موجودہ) گریگورین کیلنڈر سترھویں صدی میں مروج ہوگیا تھا مگر روسی عوام موجودہ صدی کے آغاز تک پرانے جولین کیلنڈر پر کاربند رہے چنانچہ ٹالسٹائی نے "جنگ اور امن" میں جولین کیلنڈر استعمال کیا ہے اور تمام تاریخیں اسی کے حساب سے دی ہیں۔ دونوں کیلنڈروں میں 12 دنوں کا فرق ہے۔

خطابات

ناول میں بہت سے خطابات استعمال ہوئے ہیں۔ پڑھنے والے قارئین کی سہولت کی خاطر وضاحت ہے کہ روس کے معاشرے میں طبقات کی تقسیم کچھ یوں تھی۔ بیرن۔ کاؤنٹ اور پرنس خطاب یافتہ شخص کی اولاد اور اولاد کی اولاد پیدا ہوتے ہی بلا تخصیص خاندانی خطاب کی مستحق ہو جاتی تھی۔ خود ٹالسٹائے سب بہن بھائیوں میں چھوٹا ہونے کے باوجود پیدا ہوتے ہی کاؤنٹ کہلاتا تھا۔ یہ خطاب خاندانی اور ذاتی دونوں ناموں سے پہلے لکھا جاتا تھا۔

ناول لکھنے کی وجہ

ٹالسٹائے نپولین کا بہت زیادہ مداح تھا اور اسے ہمیشہ یہ احساس رہا کہ وہ وقت کے بعد پیدا ہوا ہے۔ کاش وہ نپولین کا ہم عصر ہوتا۔

وہ دراصل 1825ء کی اس بغاوت پر ایک کتاب لکھنا چاہتا تھا جس میں فوجی افسر اور مثالیت پسند شرفا شامل تھے۔ اسے دسمبری یا ویکابری تحریک بھی کہا جاتا ہے۔ اس بغاوت کی ناکامی کے بعد اس کے قائدین کو نکولس اول نے سائبیریا بھجوا دیا تھا اور زار الیگزنڈر دوم کے زمانے میں انہیں واپس آنے کی اجازت ملی۔ ٹالسٹائی عسکری زندگی کے تجربے اور اپنی مثالیت پسندی کی وجہ سے ان سے ذہنی تعلق محسوس کرتا تھا لیکن جب اس نے ان کی تاریخ پر غور کرنا شروع کیا تو اس پر یہ حقیقت منکشف ہونے لگی کہ ان میں سے اکثر لوگ نپولین کے خلاف مہمات میں شامل تھے اور ان کی آورش اور آزاد خیالی میں قیام فرانس کا بڑا دخل تھا چنانچہ اپنے موضوع کی تکمیل کے لئے اسے 1812ء تا 1814ء کے زمانے کو سمجھنا پڑا۔ مگر روس کی فتح کا یہ اندازہ 1805ء کی تباہی اور نپولین کے ہاتھوں ذلت آمیز شکست سے متعلق بھی تھا۔ بوناپارٹ کے خلاف فتح سے پہلے اس کے ہاتھوں ذلت آمیز شکست بھی قومی تاریخ کا حصہ تھی۔ اس موضوع کو پھیلاتے ہوئے ٹالسٹائی اس کے افق کی وسعت سے حیرت زدہ ہوگیا۔ 1825ء کی بغاوت اب ایک ضمنی مسئلہ بن کر رہ گئی اور ناول کا موضوع تاریخ کے بڑے بڑے واقعات اور سماج کے بالائی طبقوں کی خاندانی زندگیوں کے ٹکراؤ کا بیان۔ نپولین اور الیگزنڈر جیسے تاریخی کردار اور تخیلاتی کردار بن گئے۔ یوں ایک عظیم ترین ناول جنگ اور امن وجود میں آگیا۔

جنگ اور امن میں ٹالسٹائی نے تاریخی واقعات اور گھریلو زندگی کے تقابل سے آتش گیر کیفیات پیدا کی ہیں جن کا سرا انسانی مقدر سے جاملتا ہے۔ ٹالسٹائی کا فلسفہ کہانی سے ہٹ کر بار بار تاریخ کے فلسفے پر طویل اظہار خیال کرتا ہے۔ اس کی بڑی وجہ ٹالسٹائے کا شوپنہار کے فلسفے کا مداح ہونا ہے۔

جنگ اور امن ناول کیا ہے زندگی کا جیتا جاگتا میلہ ہے۔ گھریلو زندگی' خواب گاہیں' بگھیاں' ناچ گھر' برف باری' برف گاڑیاں' مکان' سڑکیں' لوگ' دعوتیں' تاش کی بازیاں' تھیٹر انسانی تعلقات کے رنگوں کی دھنک' موسموں کی شدت اور فطرتی مناظر کا بیان' روسی سماج کے مختلف طبقے' فری مین' جنگی مہمات' فوجیوں کی زندگی' جنگی حکمت عملی کا بیان' تاریخی کردار غرض زندگی کا وہ کون سا رنگ ہے جو سمویا نہیں گیا۔ اس میں روسی سماج اتنی وسعتوں کے ساتھ سمویا گیا ہے کہ کسی دوسرے روسی ناول میں ایسا نہیں ہو سکا۔ جس کے پانچ سو کردار ہوں اور زندگی کے تمام رنگ ہوں اور ذخیرہ الفاظ اتنا وسیع ہے کہ ایک امریکی روسی ادب کے مزاج دان ایڈ منڈ ولسن نے تو لکھا ہے کہ اگر کوئی روسی زبان سے شناسائی کے بعد صرف اس ایک ناول کو پڑھ لے تو وہ تقریباً تین چوتھائی روسی زبان کا ماہر بن چکا ہوگا۔

ناول کی کہانی

ناول کا بنیادی کردار ایک کم پڑھا لکھا اور اعلیٰ خاندانوں کے رسم و رواج سے نابلد ایک نوجوان موسیو پیئر ہے۔ یہی نوجوان ناول کا ہیرو ہے۔ پیئر جو اپنے باپ بزوخوف کی ایک لونڈی سے ہے۔ بزوخوف کے مرنے سے پہلے موسیو پیئر کی ماں کی کوششوں سے موسیو پیئر کو صحیح النسب صلبی اولاد تسلیم کر کے کاؤنٹ مان لیا جاتا ہے۔ جب بزوخوف کا انتقال ہوتا ہے تو وصیت کے مطابق ساری جائیداد و دولت موسیو پیئر کو ملتی ہے اور وہ پیئر سے کاؤنٹ بزوخوف بن جاتا ہے۔ اور مملکت روس کی وسیع ترین جائیداد و دولت پیئر کے قدموں میں ڈھیر ہو جاتی ہے۔ جائیداد میں اس کے سوتیلے بھائی پرنس واسیلی کو کچھ نہیں ملتا البتہ اس کی سوتیلی بہنوں کو کچھ نہ کچھ حصہ مل جاتا ہے۔ پیئر پہلے ایک بدتمیز اور جاہل لڑکا سمجھا جاتا تھا لیکن کاؤنٹ بننے کے بعد لوگ اس کی بدتہذیبی کو بھول جاتے ہیں اور ایکا ایکی اپنے رویوں میں تبدیلی کر لیتے ہیں اور وہ ایک ہیرو کے روپ میں ابھرتا ہے اور پرنس ہیلین جو کوراگن کی بیٹی ہے سے شادی کر لیتا ہے۔ اور یوں شاہی خاندان سے تعلقات استوار کر لیتا ہے۔ اگر انسان کا عزم صمیم ہو اور وہ حوصلہ نہ ہارے تو وہ تمام تر خامیوں کے باوجود وہ بن سکتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔

ٹالسٹائے کی دیگر کتب

ٹالسٹائے نے اپنی زندگی میں چھوٹی بڑی 90 کتب تصنیف کی ہیں۔ ان سب کا تعارف ایک طویل تحریر اور وقت کا متقاضی ہے چند ایک کتب جو زیادہ اہم ہیں ان کا تعارف پیش خدمت ہے۔

"بچپن" Childhood

ٹالسٹائے کی سب سے پہلی تصنیف ہے یہ ایک مشہور جریدے "سوریمنک" میں قسط وار شائع ہوئی یہ رسالہ پیٹرزبرگ سے ماہوار نکلتا تھا۔ یہ کتاب ٹالسٹائے کے ذاتی مشاہدات کا مجموعہ تھا۔ ٹالسٹائے کی بیوی کے بیان کے مطابق اس کے تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کردار ٹالسٹائے کے اپنے کنبے کے افراد ہیں۔ "بچپن" اس لحاظ سے زیادہ دلچسپ ہے کہ اس میں روسو اور ڈیوڈ کاپر فیلڈ سے مستعار لئے ہوئے خیالات کا اظہار ہے۔ ٹالسٹائے نے اس میں اپنے گہرے مشاہدات اور نفسیاتی ژرف نگاہی کا ثبوت دیا ہے۔

"لڑکپن"

مارچ 1855ء زار نکولس اول نے جنگ میں ناکامیوں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑا اور زار الیگزینڈر دوم اس کا جانشین مقرر ہوا۔ ٹالسٹائے کا توپخانہ چھ ہفتے موت کے منہ میں پڑا رہا اس دوران یہ کتاب لکھی گئی۔ اس میں ٹالسٹائے نے اپنے حب الوطنی کے جذبات کو بڑی چابکدستی اور فنکارانہ طریقے سے اس میں شامل کیا ہے۔

"ایک جاگیردار کی صبح"

"جوانی"

فروری 1857ء میں اس نے غیر ممالک کا سفر اختیار کیا اور اسی دوران دو کہانیاں لکھیں ایک جاگیردار کی صبح اور جوانی کا پہلا حصہ رسالے "سوریمنک" میں شائع ہوئے۔ ان کتابوں کی اشاعت نے ٹالسٹائے کی عظمت دلوں میں گاڑ دی۔

"پولکشکا"

جنوری 1861ء میں الیگزینڈر دوم نے کسانوں کو آزادی دے دی تو ٹالسٹائے نے کاشتکاروں کے عہد غلامی کے سب سے بڑے المیہ افسانے پولکشکا کا آغاز کیا۔ اس میں عہد غلامی میں کسانوں کی زندگی ان کے مسائل اور بے بسی کو نمایاں کیا گیا ہے۔

"خانگی مسرت"

1857ء میں اس ناول کا آغاز کیا گیا۔ یہ نہایت کمزور اور روایتی افسانہ ہے پھر بھی یہ کتاب اس لحاظ سے دلچسپ ضرور ہے کہ اس میں ایک دوشیزہ کے نقطہ نظر سے "ولیریا ارسینوا" کے واقعہ کی منظر کشی کی گئی ہے اس شادی سے جو حالات پیدا ہوتے ہیں ان کا جائزہ لیا گیا ہے۔

"دی کاسیکس"

یہ ٹالسٹائے کی بہترین کتابوں میں سے ایک ہے۔ یہ کٹکف کے ماہنامے "رسکی ویسٹنک" میں شائع ہوتی رہی۔ مشہور روسی مصنف تورگینف نے "دی کاسیکس" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔

"ہماری زبان میں ایسی کہانی کبھی نہیں لکھی گئی۔ اس کی شہرت تمام یورپ میں پھیل چکی ہے روسیوں کو معلوم ہے کہ ان کے ادب کا جواب نہیں۔"

"اینا کارینینا"

1873ء میں ٹالسٹائے نے یہ افسانہ لکھنا شروع کیا۔ اس کا بنیادی خیال پیٹر اعظم کے وقت کا ایک افسانہ تھا۔ لیکن دس ابتدائیے لکھنے کے باوجود بھی یہ افسانے لکھنے میں تاخیر ہوتی رہی اس کی بنیادی وجہ ٹالسٹائے کی پیٹر اعظم اور اس کے منظور نظر مشکوف سے نفرت تھی۔ 30 مارچ 1874ء میں اس نے ڈیڑھ صفحہ لکھا اور باقاعدہ آغاز کر دیا۔ ٹالسٹائے کے ذہن میں ایک اونچے طبقے کی شادی شدہ عورت کا کردار نمودار ہوا تھا اور ایک سال قبل اس کے پڑوسی بہیسکو کی محبوبہ ایک عورت نے جس کا نام اینا تھا ریل کے نیچے آکر خودکشی کر لی تھی۔ ٹالسٹائے کچلی ہوئی لاش کے معائنے کے موقع پر حاضر تھا۔ اینا کارینینا کا آغاز ٹالسٹائے نے پشکن کے افسانوں کی ایک کتاب پڑھ کر کیا تھا۔ اینا کارینینا ایک ناول نہیں بلکہ دو مختلف اور متضاد کہانیاں ہیں لیکن اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ پہلی کے مطالعہ کے بغیر دوسری نامکمل رہ جاتی ہے میتھو آرنلڈ نے اس کے متعلق اپنی رائے یوں دی۔

"اینا کارینینا" کو ہم فنی نکتہ نگاہ سے نہیں پرکھ سکتے۔ یہ ٹالسٹائے کے اپنے سوانح حیات ہیں۔ مصنف نے کچھ ایجاد نہیں کیا بلکہ اس نے اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھا ہے"

ایک اعتراف

A Confession

1875ء میں ٹالسٹائے نے "ایک اعتراف" لکھنا شروع کیا۔ یہ ٹالسٹائے کی سب سے آخری اور سب سے اہم کتاب ہے۔ اہم اس لحاظ سے ہے کہ اس میں اس نے اپنے مذہبی نظریات و خیالات کا اظہار کیا ہے اس کتاب میں ٹالسٹائے نے عیسائی مذہب سے برگشتہ ہونے کا کھلم کھلا اعلان کیا ہے۔ عیسائیت کے مزعومہ عقائد پر ایک گہری چوٹ اور طنز ہے اس کتاب میں ٹالسٹائے نے عیسائیت کے نکتہ نگاہ سے علم الٰہی پر تنقید کی ہے۔ اس نے حضرت مسیحؑ کی تعلیم سے اندھا دھند ناقابل عمل اور باغی قسم کا مواد جمع کیا ہے نیز اپنے عقائد کا اظہار کیا ہے۔

کتاب میں ایک جگہ وہ لکھتا ہے۔

"میں ان لوگوں کے اعمال کی جو عیسائیت کا دعویٰ کرتے ہیں کڑی نگرانی کرتا رہا ہوں اور میں نہایت خوف زدہ ہوا ہوں۔"

"ایک اعتراف" کو وہ یوں ختم کرتا ہے۔

"میں جاننا چاہتا ہوں اس میں (عیسائی مذہب و عقائد میں) کیا کچھ جھوٹ ہے اور کیا کچھ سچ ہے اور جھوٹ اور سچ کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنا چاہتا ہوں۔"

یہ کتاب روس میں ضبط کر لی گئی لیکن اس کے باوجود خفیہ طور پر خوب اشاعت پذیر ہوئی۔ اس کی اشاعت کے بعد ٹالسٹائے کو عیسائی مذہب سے نکال دیا گیا۔ موازنہ مذاہب کے حوالے سے دلچسپی رکھنے والوں کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہئے۔

محمد لطیف قیصر صاحب

کیلنڈر کی تاریخ

انسانی زندگی کی بنیادی ضروریات کے لئے وقت کی پیمائش کے نظام کو کیلنڈر کہا جاتا ہے۔ کیلنڈر کی تقسیم دنوں، مہینوں اور سالوں میں زمین کی حرکت کو مدنظر رکھ کر کی گئی۔ وہ وقت جو زمین اپنے محور کے گرد ایک چکر پورا کرنے میں لگاتی ہے دن کہلایا۔ اور وہ وقت جو زمین سورج کے گرد ایک چکر پورا کرنے میں لگاتی ہے سال کہلاتا ہے ایک سال 365 دن، 5 گھنٹے، 48 منٹ اور 45.5 سیکنڈ پر مشتمل ہوتا ہے۔

کیلنڈر کا آغاز بابلی (Babylians) قوم نے کیا۔ شروع شروع میں کیلنڈر کی بنیاد قمری مہینوں پر رکھی گئی۔ یہ کیلنڈر مقررہ 30 دن کے 12 مہینوں پر مشتمل تھا۔ لیکن اسے موسموں سے ہم آہنگی نہ ہونے کی وجہ سے مقبولیت حاصل نہ ہو سکی۔ قدیم مصریوں نے پہلی مرتبہ قمری کیلنڈر کو شمسی کیلنڈر میں تبدیل کیا۔ جس میں 365 دن تھے جن کو 12 ماہ میں تقسیم کر کے ہر ماہ کے 30 دن مقرر کئے گئے۔ اور بقیہ 5 دنوں کا سال کے آخر میں اضافہ کر دیا جاتا۔ 238 قبل از مسیح میں مصری بادشاہ King Ptolemy III نے ہر چار سال کے بعد سال میں ایک دن جمع کرنے کا حکم دیا جو کہ لیپ کے سال کی بنیاد تھی۔

رومن کیلنڈر

ساتویں صدی قبل از مسیح میں رومن کیلنڈر کا آغاز ہوا جو کہ 304 دنوں کے ساتھ دس ماہ پر مشتمل تھا۔ اس کیلنڈر کے مطابق نئے سال کا آغاز مارچ کے مہینہ سے ہوتا تھا۔ چونکہ ہر مہینہ 29، 30 دنوں کا ہوتا تھا اس لئے قریباً ہر دوسرے سال ایک زائد ماہ کا اضافہ کرنا پڑتا۔ 45 قبل از مسیح میں جولیس سیزر نے ایک یونانی ماہر فلکیات Sosigense کے مشورہ پر شمسی کیلنڈر کو رائج کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ کیلنڈر جولیئن کیلنڈر کہلاتا ہے۔ قدیم مصریوں کے کیلنڈر کی طرح اس میں بھی 365 دن تھے اور ہر چار سال کے بعد ایک دن کا اضافہ کر دیا جاتا۔ جولیئن کیلنڈر میں سال کے مہینوں اور ہفتے کے دنوں کو باقاعدہ ترتیب دی گئی جو کہ آج کے کیلنڈر میں ابھی تک رائج ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق آجکل جو مہینوں کے دن مقرر ہیں وہ اگسٹس سیزر کے دور میں ہوئے تھے۔

گریگورئین کیلنڈر

جولیئن سال شمسی سال سے گیارہ منٹ اور 14 سیکنڈ بڑا تھا۔ 1582ء میں پوپ گریگوری XIII کے حکم سے ماضی کے اس فرق کو ختم کرنے کے لئے دس دن کم کر دیئے گئے۔ اس کیلنڈر کی خصوصیت یہ تھی کہ اس نے ہر چار سال بعد لیپ کا سال کرنے کے، علاوہ ہر اس سوویں سال کو لیپ کا سال کہا جو 400 پر تقسیم ہوتا ہو۔ جس طرح 1600 اور 2000 تو لیپ کے سال ہیں لیکن 1700 اور 1800 عام سال تھے۔ یہ کیلنڈر آہستہ آہستہ سارے یورپ اور مغربی ایشیا میں پھیل گیا۔ 1752ء میں برطانیہ نے 11 دنوں کی اصلاح کے ساتھ یہ کیلنڈر رائج کیا اور یوں 2 ستمبر 1752ء کے بعد 14 ستمبر 1752ء کی تاریخ آئی۔ نئے سال کا آغاز یکم جنوری سے انگریزوں نے کیا۔ روس نے یہ کیلنڈر 1918ء میں اور یونان نے 1923ء میں اختیار کیا۔ لیکن اس کے باوجود بہت سے ممالک نے جولیئن کیلنڈر کو برقرار رکھا۔

گریگورئین کیلنڈر کو کرسچیئن کیلنڈر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اسے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے شروع کیا جاتا ہے۔ چھٹی صدی عیسوی میں عیسائی راہب Dionysis Exiguus نے سن عیسوی کے لئے A.D (Anno Domini) اور قبل مسیح کے لئے B.C (Before Christ) کی اصطلاح متعارف کروائی۔ اور اس نے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے سال کو 0 عیسوی (A.D) کی بجائے 1 عیسوی کا نام دیا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ رومن ہندسوں میں 0 کے لئے کوئی ہندسہ نہ تھا۔ کیلنڈر کے اس نظام کے مطابق ہر صدی 00 سال کے آخر پر ختم ہو کر 01 سال کے شروع سے آغاز ہوتی ہے اور یہی پرانی روایات ہیں۔

چونکہ گریگورئین کیلنڈر کے ہر مہینہ کے دن برابر نہ تھے اور کوئی بھی مہینہ سال کا بارہواں حصہ نہ تھا اس لئے اس کی تبدیلی کے لئے بہت سے مشورے دیئے گئے۔ ایک مشورہ The International fixed Calender کا دیا گیا۔ جو 28 دنوں کے برابر 13 مہینوں پر مشتمل تھا اور لیپ کے سال میں 28 جون کے بعد ایک دن کے اضافہ کا مشورہ دیا گیا۔ اور زائد مہینہ کا نام Sol رکھ کر جون اور جولائی کے درمیان تجویز کیا گیا۔ ایک اور مشورہ جو کہ World Calender کے نام سے دیا گیا 1954ء میں U.N.O کے زیر غور آیا لیکن قبول نہ کیا گیا۔ یہ کیلنڈر 52 ہفتوں پر مشتمل تھا۔ 364 دنوں کے اس سال کا آغاز اتوار یکم جنوری سے تجویز کیا گیا اور سال کا 365 واں دن Year end Day کہلاتا تھا۔

نئی صدی کا آغاز

ماضی بعید سے لوگ سالوں کو عشرہ اور صدی کی شکل میں مناتے رہے لیکن جدید دور نے ہزار سال یعنی Millennium کا تصور دیا۔ گریگورئین کیلنڈر کے مطابق نئی صدی اور ہزار سال کا آغاز یکم جنوری 2001ء سے ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ خالدہ نجیب صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد نجیب صاحب (مربی سلسلہ) نظارت اشاعت کی تقریب رخصتانہ مورخہ 29-1-2000 کو محلّہ بیوت الحمد ربوہ میں منعقد ہوئی۔ نماز عصر سے قبل محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم مرزا منیر احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ ولد مکرم مرزا محمد شفیع صاحب ساکن خانقاں ڈوگراں ضلع شیخوپورہ کیا۔ اور دعا کے ساتھ یہ تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جو کہ مولانا موصوف نے ہی کرائی۔ عزیزہ خالدہ نجیب صاحبہ مکرم محمد خان صاحب جنہوں نے (فرقان فورس کے تحت جان قربان کردی تھی) کی پوتی ہیں اور مکرم حکیم مرزا خورشید احمد صاحب مرحوم کی نواسی ہیں۔ اگلے روز 30-1-2000 کو مکرم مرزا محمد شفیع صاحب نے اپنے دونوں بیٹوں مکرم ناصر احمد صاحب (جن کی شادی 28-1-2000 کو ہوئی) اور مکرم مرزا منیر احمد ناصر صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام خانقاہ ڈوگراں میں کیا۔ جس میں کثرت سے احباب شامل ہوئے۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت و مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

○ مکرم راغب ضیاء الحق صاحب مربی سلسلہ سلانوالی کی والدہ محترمہ ثریا مظہر صاحبہ اہلیہ مکرم نور الحق مظہر صاحب مغل پورہ لاہور جگر کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرم منور احمد قمر صاحب مربی ضلع وہاڑی کے چھوٹے بھائی مکرم منصور احمد طاہر صاحب حال مقیم لاہور کا نکاح ہمراہ مکرمہ شائلہ جاوید صاحبہ بنت مکرم مرتضیٰ جاوید صاحب مقیم جرمنی مورخہ 5-2-2000 بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے مبلغ -/12000 ہزار جرمن مارک حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ محترم چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم آف کالس ضلع گجرات مورخہ 29۔ جنوری 2000ء ربوہ میں بعمر 86 سال وفات پاگئیں۔ موصوفہ 1/3 حصہ جائیداد کی موصیہ تھیں۔ بیت مبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا جمیل الرحمٰن رفیق صاحب نے دعا کروائی۔ موصوفہ دعاگو تہجد گزار اور اقرباء سے حسن سلوک کرنے والی خاتون تھیں۔

مرحومہ محترم کیپٹن (ر) شمیم احمد خالد صاحب واقف زندگی (بعد از ریٹائرمنٹ) کی والدہ محترمہ تھیں۔ احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ برائے پریپ کلاس

○ نصرت جہاں اکیڈمی پرائمری سیکشن میں پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو مورخہ 26-2-2000 بروز ہفتہ بوقت آٹھ بجے تا ڈیڑھ بجے تک ہوگا۔ واضح ہو کہ ڈیڑھ بجے کے بعد کسی بچے کا کسی بھی صورت میں داخلہ ٹیسٹ و انٹرویو نہیں لیا جائے گا۔

داخلہ ٹیسٹ سے متعلق ضروری ہدایات

سلیبس و داخلہ فارم نصرت جہاں اکیڈمی کے فیس آفس سے حاصل کریں۔

داخلہ فارم کے ساتھ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ کی کاپی لف کریں۔ اس کے بغیر داخلہ فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔

مورخہ 1-4-2000 تک پریپ کلاس میں داخلہ کے لئے بچے کی عمر ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال تک ہونی چاہئے۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20-2-2000 بروز اتوار ہے فارم پر کر کے پرائمری سیکشن کے کلرک آفس میں جمع کروایا جائے۔ مقررہ تاریخ کے بعد داخلہ فارم ہرگز وصول نہیں کیا جائے گا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نعیم احمد محمود صاحب مربی فجی کو اللہ تعالیٰ نے یکم فروری 2000ء کو فجی میں بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور نے نومولود کا نام "جاذب احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم صغیر احمد چیمہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی کا پوتا ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے خدا تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

افغان طیارے کے یرغمال رہا ہائی جیکر روپوش

برطانوی حکام سے مذاکرات کے نتیجے میں افغانستان کی ائر لائن آریانہ کے طیارے کے اغوا کا ڈراپ سین ہوگیا۔ مسافروں کو رہا کر دیا گیا لیکن ان کے اندر ہی ہائی جیکر بھی مل جل گئے اور پتہ نہیں چل رہا کہ ان میں ہائی جیکر کون ہیں۔ تاہم برطانوی پولیس نے شبے میں 19۔ افراد کو گرفتار کرلیا ہے۔ طیارے کے 60 مسافروں نے سیاسی پناہ کے لئے درخواست دے دی ہے اور وہ اپنے زیر کفالت مزید 14۔ افراد کو بھی بلوانا چاہتے ہیں۔ برطانوی وزیر داخلہ نے کہا کہ ہم سب کو نکال دیں گے طالبان نے برطانیہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور مسافروں کی رہائی پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ مگر بتایا جائے ہائی جیکرز کون ہیں۔ اور ان کے مقاصد کیا تھے۔ ہائی جیکنگ کا ڈرامہ 5 روز جاری رہا۔ اور بغیر خون کا ایک قطرہ بہے اختتام کو پہنچ گیا۔

دوستوں کی تلاش میں گیا دشمن ملے

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا کہ میں دوستوں کی تلاش میں لاہور گیا وہاں دشمن ملے۔ پاکستان دشمن ملک ہے اس پر کبھی اعتبار نہیں کر سکتا۔ انہوں پٹنہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ پاکستان کو دہشت گرد قرار دے۔

فلپائن میں بم دھماکہ 2 ہلاک

فلپائن کے جنوب میں کاباکان کی مارکیٹ میں شدید رش کے وقت بم کا دھماکہ ہونے سے 2۔ افراد ہلاک اور 14۔ شدید زخمی ہو گئے دھماکے کے بعد چیخ و پکار مچ گئی۔ لوگ خوفزدہ ہو کر بھاگنے لگے۔ پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لے کر مشتبہ افراد کی تلاش شروع کر دی۔ شہر کے میئر نے بتایا ہے کہ دھماکہ علیحدگی پسندوں نے کیا۔ شہریوں کی جان سے کھیلنے والوں کو معاف نہیں کریں گے۔

آچے میں پھر فسادات

انڈونیشیا کے صوبے آچے میں پھر فسادات ہونے سے 13۔ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے شمالی علاقے میں فوج اور علیحدگی پسندوں میں جھڑپ سے 4۔ افراد ہلاک ہوئے۔ ایک نوجوان نے گرینیڈ سے حملہ کر کے 8۔ فوجی زخمی کر دیئے۔ حملے میں خود مارا گیا۔ مختلف واقعات میں 5۔ افراد قتل کر دیئے گئے۔ فوج نے تلاشی کے دوران بھاری مقدار میں اسلحہ برآمد کرلیا۔ متعدد افراد گرفتار کر لئے گئے۔ فوج نے علاقے میں گشت بڑھا دیا ہے۔

لبنان کو راکھ کردیں گے

اسرائیل نے دھمکی دی ہے کہ لبنان کو جلا کر راکھ کردیں گے۔ اسرائیل نے لبنان میں حزب اللہ کے ٹھکانوں وادی زیلیا اور جبل الدھر پر تیسرے روز بھی میزائیلوں کے حملے کئے۔ اسرائیلی طیاروں نے 16 میزائیل برسائے کئی عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ ایک شخص زخمی ہوا۔ اسرائیل کے وزیر خارجہ ڈیوڈ لیوی نے کہا کہ حزب اللہ کو ختم کرنے کے لئے حملے جاری رہیں گے۔ تمام اہم تنصیبات اڑا کر رکھ دیں گے۔ ادھر جنوبی لبنان میں تعینات اسرائیلی فوجی حزب اللہ کی جوابی کارروائیوں سے پریشان ہو چکے ہیں۔ 5 فوجی افسروں نے لکھا ہے کہ وہ مرنا نہیں چاہتے ان کو جلد اسرائیل واپس بلا لیا جائے۔ امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے اپیل کی ہے کہ شام اور اسرائیل جلد مذاکرات شروع کریں۔

اسرائیلی رائے عامہ کے خیالات

اسرائیل کی رائے عامہ کے خیالات جانچنے کے لئے کئے گئے ایک سروے میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل مقبوضہ علاقے جلد خالی کر دے۔ تمام مقبوضہ عرب علاقوں کو خالی کرنے کے سلسلے میں لبنان اور شام کے ساتھ معاہدات کا انتظار نہ کیا جائے۔ 57 فیصد اسرائیل عوام نے مقبوضہ علاقے جلد خالی کرنے کے حق میں ووٹ دیا ہے۔

روسی بحری بیڑے کی چین میں شمولیت

تائیوان نے کہا ہے کہ روسی بحری بیڑے کی چین میں شمولیت علاقائی سلامتی کے لئے خطرہ ہے۔ تائیوان کے وزیر دفاع نے کہا ہے کہ چین اب پہلے سے بھی زیادہ خطرناک عزائم کے ساتھ سامنے آئے گا۔ یاد رہے کہ یہ بحری بیڑہ 25۔ دسمبر 1999ء کو چین کے سپرد کیا گیا تھا۔ یہ جدید بحری بیڑہ جس پر مبینہ طور پر جوہری ہتھیار بھی نصب ہیں، ہفتہ کے روز چینی بحریہ میں باضابطہ طور پر شامل ہو جائے گا۔ چین نے اسی طرح کے ایک اور بحری بیڑے کا بھی آرڈر دے رکھا ہے۔

ہیلری کی مقبولیت میں کمی

سینٹ کے الیکشن میں ہیلری کلنٹن کی مقبولیت میں کمی واقعہ ہو گئی ہے۔ ان کے حریف بھرپور طریقے سے اپنی انتخابی مہم چلا رہے ہیں جبکہ خاتون اول ابھی پورے ڈھنگ سے اپنی انتخابی مہم شروع نہیں کر سکیں۔

انڈونیشی صدر جنوبی کوریا میں

انڈونیشیا کے صدر عبدالرحمٰن واحد دو روزہ دورے پر جنوبی کوریا پہنچ گئے ہیں۔

امریکہ میں طیارے ٹکرا گئے

شمالی امریکہ میں ایلینس کے شہر میں دو چھوٹے طیارے فضا میں ٹکرا گئے ایک طیارے کو ہسپتال کی چھت پر کریش لینڈنگ کرنی پڑی جبکہ دوسرا طیارہ ایک قریبی قصبے میں گر تباہ ہوگیا۔ اس حادثے میں 3۔ افراد ہلاک ہوگئے۔

جنوبی کوریا میزائل بنائے گا

جنوبی کوریا نے دھمکی دی ہے کہ وہ شمالی کوریا کے میزائلوں سے نبٹنے کے لئے طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل بنائے گا۔ جنوبی کوریا کے ماہرین امریکہ کے ساتھ اس معاملے میں روابط بڑھا رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 11 فروری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 16 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 12 فروری۔ غروب آفتاب۔ 5-54
اتوار 13 فروری۔ طلوع فجر۔ 5-28
اتوار 13 فروری۔ طلوع آفتاب۔ 6-51

طویل عرصہ برسراقتدار نہیں رہنا چاہتے

قومی تعمیر نو بیورو کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) تنویر حسین نقوی نے کہا ہے کہ فوجی حکومت لمبے عرصے تک برسراقتدار رہنا نہیں چاہتی۔ موجودہ حکومت پچھلی حکومتوں کے تجربات نہیں دوہرانا چاہتی۔ ہم دس برسوں تک اقتدار میں نہیں رہ سکتے۔ ایوب خان اور ضیاء کی طرح نہیں کرنا چاہتے۔ عوام اس قسم کے تجربات سے پہلے بھی گذر چکے ہیں۔ بلدیاتی انتخابات اس سال کروا دیئے جائیں گے۔ حکومت میں رہنے کیلئے یہاں نہیں آئے۔ بیرکوں میں چلے جائیں گے۔ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ حقیقت ہے کہ جب بھی کسی خرابی کے باعث حکومت تبدیل ہوئی وہ خرابی پھر سے پیدا ہو گئی۔ لوگ مطالبہ کر رہے ہیں کہ معاملات ویسے ہی نہ چھوڑے جائیں۔ بلکہ انہیں ٹھیک کیا جائے۔ حکومتوں کی تبدیلی کا عمل کب تک دوہراتے رہیں گے؟

سماہنی سیکٹر میں بھارتی گولہ باری

سماہنی بازار پر بھارتی پوسٹوں سے زبردست شیلنگ کے نتیجے میں ایک نوجوان شہید ہو گیا جبکہ 10 زخمی ہوئے۔ بھارتی مورچوں سے دن کے ایک بجے زبردست فائرنگ کی گئی۔ درجنوں گولے شہر میں گرے۔ پاکستانی پوسٹوں سے منہ توڑ جوابی کارروائی کی گئی تو بھارتی توپیں خاموش ہو گئیں۔ علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ لوگوں نے محفوظ مقامات پر پناہ حاصل کر لی۔

غلط وقت کا انتخاب کیا گیا

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان نے حتف میزائل چلانے کے لئے غلط وقت کا انتخاب کیا ہے۔ اس وقت صدر کلنٹن جنوبی ایشیا کے دورے پر آنے والے ہیں۔ صدر کلنٹن کشمکش کا شکار ہیں۔ دنیا کی نظریں پاکستان پر لگی ہوئی ہیں۔ اس موقع پر امن پسند ملک ہونے کا ثبوت دینا چاہئے اس اقدام سے پاک بھارت کشیدگی بڑھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل مشرف کے آنے پر میں خوش تھی لیکن انہوں نے مایوس کیا ہے۔ مولانا مسعود اظہر کا کھلے بندوں پاکستان میں گھومنا دہشت گردی کی حکومتی حمایت کے مترادف ہے۔ انہوں نے یہ باتیں ایک بھارتی اخبار سے انٹرویو میں کہیں۔

عدلیہ میں کرپشن برداشت نہیں کروں گا

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس اللہ نواز نے کہا ہے کہ میں عدلیہ میں کرپشن کسی صورت میں برداشت نہیں کروں گا۔ ماتحت عدالتوں میں ججوں کی کمی دور کرنے کے لئے جلد لائحہ عمل بنائیں گے۔ ججوں کا آئندہ تقرر میرٹ پر ہو گا۔

راجیو کے ساتھ فوج میں کمی کا معاہدہ کیا تھا

سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں نے اپنے دور حکومت میں راجیو کے ساتھ فوج میں تخفیف کا معاہدہ کیا تھا۔ یہ خاموش معاہدہ بھارت اور پاکستان کی عوام کی خوشحالی کی خاطر کیا۔ سکھوں کی لسٹیں بھارت کو فراہم کرنے کا الزام بے بنیاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے نواز شریف کے ساتھ ہمدردی ہے کیونکہ میرے والد کو بھی لاہور ہائی کورٹ اور کوٹ لکھپت کے درمیان گھسیٹا گیا۔ انہوں نے کہا کہ فوجی حکومت کے خلاف مسلم لیگ سے اتحاد ہو سکتا ہے۔ حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا فیصلہ اگلے ماہ کیا جائے گا۔ انتخابی دھاندلیوں میں ایجنسیاں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ محترمہ نے کہا کہ فوجی احتساب انصاف سے مذاق ہے۔

مشترکہ لبریشن آرمی کا قیام

کشمیر کی آزادی کی خاطر لڑنے والی تمام مجاہد تنظیموں نے مشترکہ لبریشن آرمی بنانے کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ اعلان چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کی خواہش پر کیا جا رہا ہے۔

کلنٹن پاکستان آئیں گے

بتایا گیا ہے کہ امریکی صدر پر پاکستان کا دورہ کرنے کیلئے دباؤ بڑھ گیا ہے۔ خیال ہے کہ وہ خاموش یقین دہانیوں کے بعد پاکستان آئیں گے۔ امریکی صدر نے اپنے مشیروں اور سینیٹروں سے مشورے کئے ہیں۔ اس کے علاوہ بھارت و پاکستان میں امریکی سفیروں سے بھی مشورے کئے۔ سبھی کا کہنا ہے کہ کلنٹن کو پاکستان کا دورہ کرنا چاہئے۔ دورہ کا حتمی اعلان دو ہفتے کے بعد کیا جائے گا۔

جسٹس بشیر جہانگیری وفاقی محتسب

سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس بشیر جہانگیری نے وفاقی محتسب کے عہدے کا حلف اٹھا لیا ہے۔ صدر نے ان سے حلف لیا۔ سابق وفاقی محتسب جسٹس خلیل الرحمان نے پی سی او کے تحت حلف اٹھانے سے انکار کر دیا تھا۔

وسیم اکرم فارغ سعید انور کپتان

وسیم اکرم پاکستانی کرکٹ ٹیم کی کپتانی سے فارغ ہو گئے۔ سعید انور کو نیا کپتان مقرر کر دیا گیا ہے۔ وسیم اکرم اور معین خان نے کپتانی قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ آٹھ سینئر کھلاڑیوں کو بھی سری لنکا کے ساتھ ہونے والے پہلے میچ میں شامل نہیں کیا جائے گا ان میں انضمام، اعجاز، وقار یونس، ثقلین مشتاق، آفریدی، شعیب اختر، محمد وسیم، وجاہت اللہ واسطی اور اظہر محمود شامل ہیں۔ شعیب پر ڈسپلن کی خلاف ورزی پر ایکشن لیا گیا ہے۔ اظہر محمود فٹنس ٹیسٹ میں پاس نہیں ہوئے۔ وسیم اکرم بطور کھلاڑی کھیلیں گے۔

عوام سڑکوں پر آجائیں

گرینڈ ڈیموکریٹک الائنس نے کہا ہے کہ آئین میں تبدیلی ناقابل برداشت ہو گی۔ عوام سڑکوں پر آئیں۔ ہم ساتھ ہونگے۔

کراچی میں مسلم لیگیوں کے اجلاس میں مارکٹائی

کراچی میں مسلم لیگ ہاؤس میں جمعرات کے روز ہونے والا اجلاس ہنگامہ آرائی اور ہلڑبازی کا شکار ہو گیا۔ کارکنوں نے مسلم لیگ سندھ کے جنرل سیکرٹری اور سابق وفاقی وزیر کیپٹن حلیم صدیقی کے کپڑے پھاڑ دیئے۔ کامریڈ مجید نے کہا کہ بھٹو پر مقدمے کے دوران جیالوں نے کوڑے کھائے اس پر حلیم صدیقی نے صبر کی تلقین کی تو ہنگامہ برپا ہو گیا۔ گھونسوں، لاتوں اور گالیوں کی بارش ہو گئی۔ کئی خواتین کو چوٹیں آئیں۔

سی بی آر سے 1016 آسامیاں ختم

گریڈ نمبر 1 سے نمبر 21 تک کے 1016 عہدے ختم کرنے کے بعد سی بی آر کو سالانہ 4 کروڑ سے زائد کی بچت ہو گی۔ مزید دو ہزار پوسٹیں بھی ختم کر دی جائیں گے۔ یہ عمل چند ہفتوں میں مکمل کر کے 64 سرکلر دفاتر ختم کر دیئے جائیں گے۔

واپڈا کے کیس احتساب بیورو کو

واپڈا نے 309 نادہندگان کے کیس احتساب بیورو کو بھیج دیئے ہیں۔ واپڈا کے چیئرمین نے کہا کہ پرائیویٹ اداروں سے نئے معاہدے کر کے ایک ارب ڈالر بچا لئے گئے ہیں۔

صدر مملکت کو تبدیل نہیں کیا جا رہا

اٹارنی جنرل عزیز اے منشی نے کہا ہے کہ صدر مملکت کو تبدیل نہیں کیا جا رہا۔ میں نے کسی سیاستدان کو چور ڈاکو نہیں کہا۔ اخبارات رپورٹنگ میں احتیاط کریں۔

اعجاز الحق پر بھی ریفرنس تیار

قومی احتساب بیورو جلد 70 نئے ریفرنس تیار کر رہا ہے جو مسلم لیگی رہنماؤں اعجاز الحق، گوہر ایوب، خورشید قصوری اور عابدہ فخر امام کے خلاف ہونگے۔ یہ ریفرنس نواز حکومت نے بنا رکھے تھے جو اب استعمال ہونگے۔

پاک فوج کنٹرول لائن عبور کر سکتی ہے

ایک بھارتی اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ اگر صدر کلنٹن نے پاکستان کا دورہ نہیں کیا تو پاک فوج کنٹرول لائن عبور کر سکتی ہے۔

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں عبدالمنان ناصر ابن میاں عبدالسلام صاحب
فون: دکان 212750 گھر 211749

مکان برائے فروخت
دارالصدر غربی میں ایک عدد مکان جس میں تمام سہولیات میسر ہیں۔ پانی و بجلی و گیس فون وغیرہ فوری برائے فروخت ہے۔
رابطہ کیلئے :- محمد رفیق
9/5 دارالصدر غربی ربوہ فون 212930

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ ☎ 04524-213160

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں
پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت
کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ) ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس-212764، گھر 211379

CPL No. 61